فیمنزم کا فکری و تاریخی ارتقاء اور اقسام

Feminism: Intellectual, Historical Evolution and its Classifications

DOI: 10.5281/zenodo.7634056

*Maryam Zaka**
*Dr. Ammar Khan Nasir***

Abstract:

The concept of feminism has been described in different forms and notions specifically in Muslim world and Islamic Literature. This study purports to show how the movement based on the acknowledgment and fundamental rights of women evolved into its present shape. This study shows that the main argument of the feminist school was to create an environment of equality on social, political and economic level. Furthermore, the pioneers of this movement put emphasis on women empowerment, educational rights for women and equality of opportunity. Since its inception, this movement has evolved immensely as it covers myriads of aspects regarding the contemporary discourse. In last few years we have observed that this movement has fully changed its way of expression and it evolved intellectually and historically. After perusing this article we shall be able to dilate upon the topics (New Classifications of Feminism) such as Xeno Feminism, Cyber Feminism, Post-Colonial Feminism, Anarchist Feminism and Social Feminism etc.

Key Words: *Fundamental, Intellectually, Contemporary, Xeno Feminism, Cyber Feminism, Post-Colonial Feminism, Anarchist Feminism.*

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ فیمنیزم دنیا میں پائے جانے والے چند ایسی تحریکوں میں سے ہے جو نا صرف ایک وسیع و عریض ماضی اور تاریخ خود میں سموئے ہوئے ہے بلکہ یہ بہت سارے پہلوؤں اور اقسام پر مشتمل ہے۔ محض اپنے سیاسی حقوق کی علمبرداری کے نام سے شروع ہونے والی یہ تحریک آج عالمگیریت کے وسیع دور میں باقاعدہ طور پر ایک دبستانِ فکر کی شکل اختیار کر چکی ہے، جو زندگی کے مختلف شعبہ جات پر خود بھی اپنے اثرات مرتب کر رہی ہے اور ان شعبہ جات اور نظریات کے اثرات بھی اپنے اندر سما رہی ہے۔ اس بنا پر دورِ جدید میں فیمنیزم کی بہت ساری اقسام / شاخیں دیکھنے کو مل رہی ہیں جن میں سے چند اہم شاخوں کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے۔

* PhD Scholar, GIFT University Gujranwala)
**(HOD Dept of Islamic Studies, GIFT University Gujranwala)

- **سیاہ فیمنزم(Black Feminism)**

یہ فیمنزم کی وہ شاخ ہے جس میں بنیادی طور پر ان سیاہ فام خواتین کے حقوق کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہیں گوری خواتین کی طرف سے رنگ اور نسل کے امتیاز کے بنا پر زیادتیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فیمنزم کی اس شاخ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ گوری خواتین کی طرف سے سیاہ فام خواتین کو بہت زیادہ ظلم اور زیادتی کا سامنا رہا اور اس بنا پر ان میں احساس کمتری پیدا ہوئی۔ لہذا سماجی ناانصافی اور حقوق کی غیر منصفانہ تقسیم کے اس رویے نے بہت ساری متحرک خواتین کو ایسی ناانصافیوں کی شکار خواتین کے حقوق کے علمبرداری کے لئے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ ایلس والکر(Alice Walker) ایک نمایاں خاتون تھیں جنہوں نے خاص طور پر اس منصوبے پر قلم اٹھایا اور لوگوں میں شعور بیدار کیا۔

Alice walker and her follower said that the black women faced a lot of oppression by the white women. they started to think that they were the most oppressed and ignored women basis upon class and race.[1]

(ایلس واکر اور اس کے پیروکاروں نے کہا کہ سیاہ فام خواتین کو سفید فام خواتین کے ہاتھوں بہت ظلم و جبر کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے سوچنا شروع کیا کہ وہ طبقے اور نسل کی بنیاد پر سب سے زیادہ مظلوم اور نظر انداز خواتین ہیں۔)

ایلس والکرر(Alice Walker) کے بعد ایک عظیم مفکر خاتون پیٹریکا ہل کولنز(Petrica Hill Collens) جس نے سیاہ فیمنزم کو بہت عمدہ انداز میں یوں بیان کیا۔

She said that all views that had been given by the black women of ordinary class based upon their experiences about bad treatment with them by the white women in all areas of life were called black feminism. They had given unique angle on their self and their society.2

(انہوں نے کہا کہ عام طبقے کی سیاہ فام خواتین کی طرف سے زندگی کے تمام شعبوں میں سفید فام خواتین کی طرف سے اپنے ساتھ برے سلوک کے بارے میں اپنے تجربات کی بنیاد پر جو بھی خیالات پیش کیے گئے تھے انہیں سیاہ فیمنزم کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی ذات اور اپنے معاشرے کو منفرد زاویہ دیا تھا۔)

اس امتیازی سلوک کی بنا پر نیشنل بلیک فیمنسٹ آرگنائزیشن[3](National Black Feminist Organization) جو کہ 1973ء کو وجود میں آئی نے چند انقلابی اقدامات کیے۔ یہ آرگنائزیشن بنیادی طور پر افریقہ اور امریکہ میں رہائش پذیر افریقی خواتین کے ساتھ برتے جانے والے غیر امتیازی سلوک پر نگاہ رکھتی اور ایسے تمام معاملات کو احسن طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ اس آرگنائزیشن کو تقریباً تمام سیاہ فام خواتین نے مل کر قائم کیا اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے بہتر انداز سے آواز بلند کی جو کہ بہت حد تک کامیاب بھی رہی۔ اس آرگنائزیشن کا ماننا تھا کہ ہمارے معاشرے کے مرد اپنا ذہن استعمال نہیں کرتے بلکہ وہ گوری خواتین کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں جس کا براہ راست اثر سیاہ فام خواتین پر پڑتا ہے۔

Men of that society did not use their mind they just followed the footsteps of white women.[4]

(اس معاشرے کے مردوں نے اپنا دماغ استعمال نہیں کیا وہ صرف سفید فام عورتوں کے نقش قدم پر چل پڑے۔)

لہذا کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد اسی آرگنائزیشن کے تحت سیاہ فام خواتین نے سیاسی تحریک کا آغاز کیا اور بیسویں صدی کے اختتام تک ان سیاہ فام خواتین نے اپنے لیے برابر سیاسی حقوق اور عہدوں کی مانگ سامنے رکھی جس میں انہیں بہت حد تک کامیابی ملی۔ لیکن یہ جدوجہد ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور شاید ایک لمبے عرصے تک جاری رہنے والی ہے۔

- **لبرل یا آزاد خیال فیمنزم (Liberal Feminism)**

لبرل فیمنیزم کو مین اسٹریم فیمنیزم (Main stream Feminism) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فیمنیزم کی ایک ایسی شاخ ہے جو کہ معاشرے میں سیاسی اور قانونی اصلاحات لاتے ہوئے صنفی مساوات پر زور دیتی ہے۔ اگر فیمنزم کی اس قسم کی بنیاد پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شاخ انیسویں صدی میں پیدا ہونے والی فیمنزم کی پہلی لہر کے آغاز سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ وہ دور تھا جس میں خواتین کی بنیادی آزادی اور تعلیم تک رسائی ان کا ایک اولین مقصد تھا۔

Liberal feminism "works within the structure of mainstream society to integrate women into that structure."5

(لبرل فیمنزم "مین اسٹریم سوسائٹی کے ڈھانچے میں خواتین کو اس ڈھانچے میں ضم کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔)

لبرل فیمنزم کے حامی افراد کا خیال ہے کہ فیمنزم کا نظریہ تنگ نظری سے نہیں آزاد خیالی کی مدد سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تحریک کا رخ مردوں کے خلاف نہیں بلکہ مردوں کے ساتھ عورتوں کی یکجہتی کی طرف ہونا چاہیے۔

Liberal feminism always focuses upon the difference between personal and public life. It says that there must be freedom personally, any women do anything. They must not be stopped.6

(لبرل فیمینزم ہمیشہ ذاتی اور عوامی زندگی کے درمیان فرق پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ذاتی طور پر آزادی ہونی چاہیے، کوئی بھی عورت کچھ بھی کرے۔ انہیں روکا نہیں جانا چاہیے۔)

یہ افراد معاشرے میں بتدریج تبدیلی کے خواہاں ہیں جو مرد اور عورت کے باہمی تعاون سے رونما ہو سکتی ہے۔ لہذا لبرل فیمنسٹ معاشرے میں انقلابی اقدامات کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ معاشرے کے موجودہ ڈھانچے میں رہتے ہوئے بھی مطلوبہ نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ان کا بنیادی تقاضا خواتین کو ان کے ذاتی معاملات میں مکمل آزادی فراہم کرنا ہے۔

- **انارکسٹ فیمنزم (Anarchist Feminism)**

لبرل فیمنسٹ کے مقابلے میں انارکسٹ فیمنسٹ ایک عملی بغاوت کی حمایت کرتے ہیں۔ انارکسٹ فیمنزم کے حامی افراد کا خیال ہے کہ طاقت کے خلاف عملی جدوجہد مسائل کا حل ہے اور فیمنزم کے معاملے میں یہ جدوجہد یقیناً موجودہ پدرسری معاشرے کے خلاف عمل میں آئے گی۔[7]

- **مارکسی فیمنزم (Marxist Feminism)**

مارکسی فیمنزم عورت کے استحصال اور احساس جبر کا رشتہ مارکسی نظریات سے جوڑتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عورت کی محکومی کا مسئلہ دراصل ایک وسیع تر اقتصادی مسئلے کا حصہ ہے۔ پیداواری ذرائع کی غیر منصفانہ تقسیم معاشرے کو طبقات میں تقسیم کر دیتی ہے۔ یہ طبقاتی نظام معاشرے میں تقسیم در تقسیم کرتا جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام ختم ہو جانے کی صورت میں طبقاتی نظام دم توڑ دے گا اور اس کے ساتھ ہی عورت اور مرد جیسے امتیازات بھی ختم ہو جائیں گے۔[8]

Marxist feminism is a species of feminist theory and politics that takes its theoretical bearings from Marxism, notably the criticism of capitalism as a set of structures, practices, institutions, incentives, and sensibilities that promote the exploitation of labor, the alienation of human beings, and the debasement of freedom. For Marxist feminists, empowerment and equality for women cannot be achieved within the framework of capitalism.9

(مارکسسٹ فیمنزم فیمنسٹ تھیوری اور سیاست کی ایک نوع ہے جو اپنے نظریاتی اثرات مارکسزم سے لیتی ہے، خاص طور پر سرمایہ داری کی تنقیدی ڈھانچے، طریقوں، اداروں، مراعات اور حساسیت کے ایک مجموعہ کے طور پر جو محنت کے استحصال، انسانوں کی بیگانگی کو فروغ اور آزادی کی توہین کرتی ہے۔ مارکسی فیمنزم کے نزدیک خواتین کو بااختیار بنانا اور مساوات سرمایہ داری کے دائرہ کار میں حاصل نہیں کی جاسکتی۔)

چونکہ مارکس اور اینگلز کے نظریات کے مطابق طبقاتی نظام کا خاتمہ جنسی امتیاز کا خود بخود خاتمہ کر دے گا اس لئے بعض مارکسی دانشور فیمنزم کی حمایت کرنے کے بجائے اس کے مخالفت بھی کرتے ہیں جبکہ بعض مارکسی دانشوروں کا خیال ہے کہ نسائیت یا فیمنزم کو اگر صحیح معنوں میں کہیں دیکھا جاسکتا ہے تو مارکس اور اینگل کی تحاریر میں۔

- **ریڈیکل فیمنزم (Radical Feminism)**

مارکسی فیمنسٹوں کے برخلاف ریڈیکل فیمنسٹ یہ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کی محکومی کا مسئلہ طبقاتی نظام یا سرمایہ دارانہ نظام کے تابع نہیں بلکہ ایک الگ مسئلہ ہے۔

Radical feminism is a perspective within feminism that calls for a radical re-ordering of society in which male supremacy is eliminated in all social and economic contexts,

while recognizing that women's experiences are also affected by other social divisions such as in race, class, and sexual orientation. The ideology and movement emerged in the 1960s.10, 11

(بنیاد پرست فیمنزم، فیمنزم کے اندر ایک نقطہ نظر ہے جو معاشرے کی ایک بنیاد پرستانہ ترتیب کا مطالبہ کرتا ہے جس میں تمام سماجی اور اقتصادی سیاق وسباق میں مرد کی بالادستی کو ختم کیا جاتا ہے، جبکہ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ خواتین کے تجربات بھی دیگر سماجی تقسیموں جیسا کہ نسل، طبقے اور طبقے سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ جنسی رجحان، نظریہ اور تحریک 1960ء کی دہائی میں ابھری۔)

ریڈیکل فیمنسٹ خیال کرتے ہیں کہ پدرسری معاشرہ ہی دراصل عدم مساوات کا ذمہ دار ہے۔ جب تک معاشرے میں بنیادی تبدیلیاں نہیں لائی جاتیں اور موجودہ معاشرتی ڈھانچے کو مسمار کر کے معاشرے کی تعمیرِ نو نہیں کی جاتی اس وقت تک مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہوسکتے۔

- **علیحدگی پسند فیمنسٹ (Separatists)**

ریڈیکل فیمنسٹوں میں ہی ایک گروپ علیحدگی پسندوں Separatist کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اس گروپ کا خیال ہے کہ مرد کبھی بھی فیمنزم کی تحریک کا حصہ نہیں بن سکتے۔ ان کا خیال ہے کہ نیک نیتی سے فیمنزم کی حمایت کرنے والے مرد بھی لاشعوری طور پر پدرسری معاشرے کے تحفظ کا کام ہی سرانجام دے رہے ہیں لہٰذا عورت کو ارادتاً مرد سے قطع تعلقی اختیار کر کے اپنی دنیا کے اصول خود طے کرنا ہوں گے۔

- **تہذیبی / کلچرل فیمنزم (Cultural Feminism)**

ریڈیکل فیمنیزم سے ملتی جلتی ایک اور شاخ بھی سامنے آتی ہے جو کہ کلچرل فیمنیزم یا تہذیبی فیمنزم کے نام سے معروف ہے۔[12] اس فیمنیزم کے ماننے والے اپنی ان تہذیبی روایات کی تائید کرتے ہیں جو عورت کو مرد کے مقابلے میں وراثتی طور پر برتر اور بہتر ثابت کرتی ہیں۔ کلچرل فیمنیزم کو ماننے والے افراد اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ عورت نا صرف حیاتیاتی طور پر مرد سے مختلف اور بہتر ہے بلکہ اس کی فطرت بھی معاشرے کو بہتر انداز سے چلانے کے لئے زیادہ مفید ہے۔ وہ اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ خواتین کی فطرت ہی معاشرے کے قیام کی وجہ ہے کیونکہ خواتین میں قدرت نے ہمدردی اور احساس کا جذبہ مرد کی نسبت زیادہ ڈال رکھا ہے اور یہی وہ جذبہ ہے جو کہ جنگوں اور تشدد کو اس دنیا سے ختم کر سکتا ہے۔

المختصر یہ کہ اس شاخ میں خواتین کو اس معاشرے اور دنیا کی بقا کی بنیاد تصور کیا جاتا ہے، اور زور دیا جاتا ہے کہ معاشرے کو زیادہ مضبوط بنانے کے لیے خواتین کو ان کے بنیادی حقوق تک رسائی دینا بے حد ضروری ہے۔

- **مشرقی فیمنزم(Eastern Feminism)**

مشرقی فیمنزم، فیمنزم کی وہ شاخ ہے جس نے مشرقی ممالک خصوصاً ان خطوں میں جو مغربی ممالک کے تسلط میں رہے، پرورش پائی۔ مشرقی فیمنسٹوں کا کہنا ہے کہ مشرقی ممالک میں مغرب کا تسلط، ان کی لسانی، نسلی اور طبقاتی منافرتوں پر مبنی پالیسیاں ہی ان خطوں میں عورت کی بد حالی کی ذمہ دار رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مغرب آج بھی اپنا معیار اور اپنا نظام فکر مشرقی ممالک بالخصوص تیسری دنیا کے ملکوں پر تھوپنا چاہتا ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ ضروری نہیں کہ عورت مغربی تہذیب اپنانے کے بعد ہی روشن خیال، تعلیم یافتہ اور آزاد تصور کی جائے، اس کے برعکس ایک عورت اپنی تہذیبی اقدار کے اندر رہتے ہوئے بھی محکومی سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔

یہ مشرقی فیمنسٹ، لبرل اور ریڈیکل فیمنزم کی بعض صورتوں پر سخت تنقید کرتے رہے ہیں۔ مشرقی فیمنسٹوں کو یہ شکایت ہے کہ مغربی فیمنسٹ اپنے تجربات کو کلیت سمجھ کر ساری دنیا پر اپنے نظریات لاگو کر دینا چاہتے ہیں حالانکہ مغرب اور مشرق کی عورت اور اس کے مسائل و افکار میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مشرق اور مغرب کے تصورِ عدل، جبر، مساوات اور خاندان میں بھی فرق ہے۔ مشرقی فیمنسٹوں کا خیال ہے کہ مغرب ابھی تک Colonial سوچ سے نجات حاصل نہیں کر سکا اور اسی لیے وہ فیمنزم میں بھی Overgeneralize کرتا نظر آتا ہے۔ یوں مشرقی فیمنسٹ عورتوں کی محکومی کے ساتھ مغربی استعماریت کے خلاف بھی آواز بلند کرتے نظر آتے ہیں۔[13]

- **فیمنزم برائے فروغِ شعور(Conscious Feminism)**

چھوٹے علاقائی سطح پر خواتین کو ان کے ماضی، مستقبل اور حال میں موجود مسائل کی آگاہی دینے کے لئے چھوٹے چھوٹے گروہ بنائے جاتے تھے جن میں خواتین کو بارہا ان کے مسائل سے باور کروایا جاتا تھا۔ ان گروہوں کے تحت خواتین کو خواتین کے ذاتی اور معاشرتی مسائل تک رسائی اور ان کے حل کی مختلف تجاویز دی جاتی تھیں۔ خواتین کو معاشرے میں ان کے حقوق کی پامالی اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم سے آشنائی دلوائی جاتی تھیں۔

یوں وقت کے ساتھ ساتھ اس گروہ سے منسوب افراد نے آکسفورڈ کے تحت 1870ء میں اپنی مانگیں گورنمنٹ کے سامنے رکھیں۔

First demand was equal education, equal pay as men and free abortion at demand and children care by government throughout the day of working women.14

(پہلا مطالبہ مساوی تعلیم، مردوں کے برابر تنخواہ اور مطالبہ پر مفت اسقاط حمل اور کام کرنے والی خواتین کے بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری حکومت پر ہونا شامل تھا۔)

باشعور اور بنیادی حقوق و فرائض سے آگاہ خواتین پیدا کرنے کی یہ گروہی کاوشیں بہت حد تک کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہے لیکن اپنے مقاصد کے حصول کے لیے آج بھی یہ کاوش جاری و ساری ہے۔

- **فیمنزم برائے مساوات (Egalitarianism[15] Feminism)**

فیمنزم کا یہ پہلو بنیادی طور پر لبرل فیمنیزم کی ایک خالص شکل ہے جو کہ عورت ذات کو مرد کے برابر ہر طرح کے بنیادی حقوق دینے کے قائل ہے۔ اس فیمنیزم کے ماننے والوں کے مطابق اس پوری دنیا میں ہر مرد اور عورت کو اپنی زندگی کے تمام تر فیصلے کرنے کا مکمل حق حاصل ہے اور دونوں اصناف یعنی مرد اور عورت تمام مقامات پر ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ لہذا اس برابری کا اہم پہلو یہ نکلتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں اپنے تمام حقوق اور فرائض ادا کرنے اور حاصل کرنے کے لئے کسی کے پابند نہیں ہیں۔

- **امتیازی نسائیت (Difference Feminism)**

فیمنزم کی اس شاخ کو ماننے والے افراد نے بنیادی طور پر نظریہ لزومت کو سامنے رکھا ہے اور اس کے مطابق عورت اور مرد ایک دوسرے سے حیاتیاتی طور پر بہت مختلف ہیں۔ اس نظریے کے ماننے والوں کے مطابق مرد اور خواتین میں نفسیاتی فرق بھی واضح پایا جاتا ہے۔ عورت مرد کے مقابلے میں زیادہ ہمدرد اور معاون فطرت کی حامل ہے لہذا عورت کو اپنی اس فطری خوبصورتی پر خوش ہونا چاہیے اور اسے اس کے تمام حقوق اور فرائض کے حصول کے لیے مکمل آزادی دی جانی چاہیے تاکہ وہ معاشرے میں ایک مثبت اور کارآمد فرد کی شکل میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ اس نظریے کے ماننے والوں کا یہ کہنا ہے کہ جب عورت کو ایک کمتر مخلوق کے طور پر معاشرے میں اس کے بنیادی حقوق سے دور رکھا جاتا ہے تو وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو ادنیٰ سمجھتے ہوئے معاشرے میں وہ کردار ادا نہیں کر پاتی جو کہ قدرت اس سے چاہتی ہے۔[16]

- **سوشلسٹ فیمنزم (Socialist Feminism)**

سوشلسٹ فیمنیزم ریڈیکل فیمنیزم سے نسبتاً زیادہ وسیع نظریات رکھتا ہے۔ حالانکہ اگر بنیادی طور پر دیکھا جائے تو ان دونوں شاخوں میں کوئی خاص بنیادی فرق نہیں ہے۔ اس شاخ میں صنفی بنیاد پر عورت کے ساتھ برتی جانے والی ناانصافی پر ہی زور دیا جاتا ہے اور اس ناانصافی کو کس طرح ختم کیا جائے اس پر مختلف اصلاحی نظریات پیش کئے جاتے ہیں۔

- **ایکو فیمنزم (Eco- Feminism)**

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ فیمنزم کی یہ قسم نا صرف خواتین کے ساتھ ہونے والے غیر منصفانہ رویے پر بات کرتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ خواتین کے ساتھ کیے جانے والے ماحولیاتی استحصال کو بھی منظرِ عام پر لانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کو ماننے والے افراد ماحول کی بقا کو براہ راست عورت کی فطرت کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ ان کا یہ ماننا ہے کہ قدرت نے عورت کے اندر جو رحم دلی کی خوبی ڈال رکھی ہے دراصل عورت کی یہ فطری خاصیت ہی اسے ماحول کا محافظ بناتی ہے۔ لہذا ایکو فیمنزم کے ماننے والے افراد کے لیے یہ کوئی سیاسی تحریک نہیں رہ جاتی بلکہ ان کے مطابق یہ ایک روحانیت سے جڑی تحریک ہے جو کہ یہ ثابت کرتی ہے کہ اگر اس دنیا میں خواتین کو قوام مان لیا جائے تو با آسانی اس دنیا کو بنانے والے خدا کے مقاصد اور رضا کا حصول ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ مرد میں فطری طور پر تشدد اور غصیلا پن پایا جاتا ہے لہذا ایسی کسی صنف کا ماحول پر منفی اثر ہی مرتب ہوتا ہے اور فطرت نے دنیا کو ایک مثبت نہج پر پیدا کیا ہے اور اس کی بقا بھی اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب اس کو چلانے والا بھی ان مثبت خواص کا حامل ہو۔

- **فیمنزم برائے مساوات(Equity Feminism)**

نسائیت برائے مساوات بنیادی طور پر لبرل فیمنیزم کی ہی ایک شکل ہے جو کہ معاشرے میں مرد اور عورت کی ہر لحاظ سے برابری پر زور دیتی ہے۔ فیمنیزم کی اس قسم میں مرد اور عورت کی تعلیمی، سماجی، معاشی اور معاشرتی ہر طرح کی ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے۔ فیمنزم کا یہ نظریہ سب سے پہلے 1980ء میں موضوع بحث بنا۔[17]

- **مادیت پسند فیمنزم(Materialist feminism)**

فیمنیزم کی یہ قسم عورت پر ہونے والے جبر کو سمجھنے میں پدر سری اور سرمایہ دارانہ نظام کو ایک بنیادی وجہ کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اس نظریے کے مطابق معاشرہ انسان کو مرد اور عورت کی بجائے ایک سماجی اکائی کے طور پر دیکھتا ہے اور یوں وہ مرد اور عورت کے فرائض کی اپنی ضرورت کے مطابق تقسیم کر دیتا ہے۔ فیمنیزم کی اس شاخ کے ماننے والوں کا مطالبہ ہے کہ معاشرے میں عورت اور مرد دونوں کو سماجی اور معاشی سطح پر برابری کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ محض اس صورت میں ہی مرد و زن کی حقیقی برابری کے تصور کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

The term materialist feminism emerged in the late 1970s and is associated with key thinkers, such as Rosemary Hennessy, Stevi Jackson and Christine Delphy.[18]

(مادیت پسند حقوق نسواں کی اصطلاح 1970ء کی دہائی کے آخر میں سامنے آئی اور اس کا تعلق کلیدی مفکرین روزمیری ہینیسی، سٹیوی جیکسن اور کرسٹین ڈیلفی سے ہے۔)

- **سوشل فیمنزم(Social Feminism)**

سوشل فیمنیزم دراصل فیمنیزم کی وہ شاخ ہے جو کہ خواتین کے سماجی اور معاشرتی حقوق کے حصول کی بات کرتی ہے۔ پہلی بار یہ اصطلاح انیسویں صدی کے اواخر میں ان خواتین کے لئے استعمال ہوئی جو سماجی مسائل کا شکار تھیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا۔ ووٹ دینے کا حق انہوں نے اپنا اولین مقصد بنایا کیونکہ وہ سمجھتی تھیں کہ یہی ان کے باقی حقوق کے حصول کی جنگ میں پہلی سیڑھی ثابت ہوگا اور تاریخ نے ثابت کیا کہ یہ واقعتاً اس سفر میں پہلی میخ ثابت ہوا۔ یہ اصطلاح سب سے پہلے 1969 میں استعمال ہوئی۔

William L. O'Neill introduced the term "social feminism" in his 1969 history of the feminist movement.

(Everyone Was Brave: The Rise and Fall of Feminism in America.)

(ولیم ایل او نیل نے اپنی 1969ء میں حقوق نسواں کی تحریک کی تاریخ میں "سماجی حقوق نسواں" کی اصطلاح متعارف کروائی۔)

- **میٹرنل فیمنزم (Maternal Feminism)**

میٹرنل فیمنیزم بنیادی طور پر ایک عقیدہ تھا جس کے مطابق بہت سی فیمنیسٹ یہ مانتی تھیں کہ قدرت نے عورت کو ماں اور نگہداشت کی فراہمی دینے والا ایک منفرد اور نمایاں وصف عطا کر رکھا ہے جو اس معاشرے اور سیاست میں ان کے سوا کسی اور کے پاس موجود نہیں۔ یہ نظریہ دراصل سماجی فیمنیزم اور گھریلو فیمنیزم کے ملاپ سے وجود میں آیا تھا لیکن حقیقت میں فیمنزم کی یہ دونوں اقسام ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

ان دونوں گروہوں کو ماننے والوں کے نظریات اور قواعد میں واضح فرق دکھائی دیتا ہے۔

  - سوشل فیمنیسٹ: (Social Feminist)

یہ طبقہ خواتین کے سماجی اور معاشی حقوق کے حصول اور ان کی اصلاحات پر زور دیتے ہیں۔

جبکہ

  - گھریلو فیمنزم (Domestic Feminism)

گھریلو فیمنسٹ کے فروغ کے لیے کام کرنے والے افراد کا دعوی ہے کہ عورت کو اپنے خاندان اور گھر سے متعلق زیادہ آزادی اور خود مختاری حاصل ہونی چاہیے۔

- **پوسٹ فیمنزم (Post feminism)**

پوسٹ فیمنیزم کی اصطلاح فیمنزم کے تضادات کے خلاف پیدا ہونے والے رد عمل کے لئے استعمال ہوئی۔ خاص کر فیمنزم کی دوسری اور تیسری لہر کے متعلق وجود میں آنے والے تضادات پر اس اصطلاح کا استعمال ہوا۔ پوسٹ فیمنیزم کو فیمنیزم اور

معروف کلچر کے مابین تعلق کی تبدیلی کے فہم کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔1980ء کی دہائی میں پہلی بار فیمنیزم کی دوسری لہر کی مخالفت میں یہ اصطلاح منظر عام پر آئی۔

آج کے دور میں پوسٹ فیمنیزم کو سابقہ فیمنسٹ ڈسکورس اور دوسری لہر سے متعلق نظریات کی تنقید پر مشتمل ان گنت نظریات کا سرنامہ مانا جاتا ہے۔اسی طرح آج کے دور کے فیمنسٹ مفکرین کا ماننا ہے کہ پوسٹ فیمنیزم موجودہ دور کے سماجی مسائل سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا۔

According to Prof. D. Diane Davis, post feminism is just a continuation of what first-and second-wave feminisms want19.

(پروفیسر ڈی ڈیان ڈیوس کے مطابق، پوسٹ فیمنیزم صرف اس کا تسلسل ہے جو پہلی اور دوسری لہر کا فیمنزم چاہتا ہے۔)

- **انفرادیت پسند فیمنزم(Individualist Feminism)**

انفرادیت پسند نسائیت یا انفرادیت پسند فیمنزم آزادی پسند اور قدامت پسندی پر منحصر نسوانی روایت ہے جو انفرادیت،خود مختاری، ریاستی امتیازی سلوک سے آزادی اور قانونی مساوات پر زور دیتی ہے۔ یہ سیاسی اور صنفی فیمنزم کے نام سے معروف نظریات کی بھی مخالفت کرتی ہے۔فیمنزم کی اس شاخ کا مرکزی موضوع آزاد محبت کی تحریک (Free Love Movement) کے گرد بھی گھومتا ہے جو کہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عورت کے جنسی انتخاب پر حکومتی اور قانونی ضوابط کی بجائے اس کا اپنا اختیار ہونا چاہیے۔[20]

- **مابعد نو آبادیتی نسائیت(Post-Colonial Feminism)**

یہ فیمنزم کی وہ شکل ہے جو مغربی تہذیب اور سابقہ کالونیز میں خواتین کے تجربات کے رد عمل میں وجود میں آئی۔ پوسٹ کلونیل فیمنزم در اصل سیاہ فام اور غیر مغربی خواتین پر نو آبادیاتی ادوار میں ہونے والے اثرات کا احاطہ کرتی ہے۔ فیمنزم کی یہ شاخ1980ء میں پہلی بار متعارف کروائی گئی جس میں باقاعدہ طور پر غیر مغربی ممالک میں رہنے والی خواتین کی نمائندگی کی کمی پر دلائل اور ان حقائق سے روشناس کروایا گیا تھا۔

Postcolonial feminism originated in the 1980s as a critique of feminist theorists in developed countries pointing out the universalizing tendencies of mainstream feminist ideas and argues that women living in non-Western countries are misrepresented.21

(مابعد نو آبادیاتی فیمنزم کی ابتداء1980 کی دہائی میں ترقی یافتہ ممالک میں فیمنزم کے نظریہ سازوں کی تنقید کے طور پر ہوئی جس نے مرکزی دھارے کے حقوق نسواں کے نظریات کے عالمگیر رجحانات کی نشاندہی کی اور یہ دلیل دی کہ غیر مغربی ممالک میں رہنے والی خواتین کو غلط طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔)

- **فرانسیسی فیمنزم(French Feminism)**

فرانسیسی فیمنیزم یا فرنچ فیمنیزم کی اصطلاح 1970 تا 1990ء کے عرصے میں خواتین سے متعلق فلسفوں اور نظریات کا احاطہ کرتی ہے۔ ان نظریات کی فرانس میں پائی جانے والی سیاسی فیمنسٹ تحریک سے حد درجہ مشابہت دیکھی جاتی ہے۔

فیمنیزم کی اس قسم کو متعارف کروانے والے بڑے بڑے ناموں میں سے (Monique Wittig) مونیکا ویٹیگ، ہیلین ہ‍ٹینگر (Hélène Cixous) اور جولیہ کریسٹیوا (Julia Kristeva) شامل ہیں۔ اس اصطلاح میں وہ لکھاری اور مفکرین بھی شامل ہیں جو خود تو فرانسیسی نہ تھے مگر فرانسیسی تہذیب یا فرانس کی ریاست میں رہتے ہوئے اس حوالے سے کام کرتے رہے۔[22]

- **سائبر فیمنزم (Cyber Feminism)**

سائبر فیمنزم بھی ایک نسائی نقطہ نظر ہے جو سائبر اسپیس، انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی کے درمیان تعلق واضح کرتا ہے۔ اسے کسی فلسفے، طریقہ کار یا کمیونٹی کا حوالہ دینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ اصطلاح 1990ء کی دہائی کے اوائل میں عام طور پر انٹرنیٹ، سائبر اسپیس اور نئی میڈیا ٹیکنالوجیز کو نظریہ سازی، تنقید، تلاش اور دوبارہ بنانے میں دلچسپی رکھنے والے حقوق نسواں کے کام کو بیان کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔

- **زینو فیمنزم (XenoFeminism)**

زینو فیمنزم وہ تحریک ہے جو ٹیکنالوجی کو صنف کے خاتمے میں شامل کرتی ہے، یہ ایک ایسا تصور ہے جو سائبر فیمنزم سے جڑا ہوا ہے۔ یہ سائبر فیمنزم کی وہ شاخ ہے جسے حقوق نسواں کے لیبوریا کیوبونکس نامی گروہ نے قائم کیا ہے۔

- **ٹرانس فیمنزم (Trans Feminism)**

فیمنزم ایک ایسی تحریک ہے جس نے بنیادی طور پر خواتین کے حقوق کی جنگ لڑی ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس تحریک میں ایک ایسی شاخ بھی دیکھنے کو ملی ہے جو مرد اور عورت دونوں سے ہٹ کر تیسری صنف کے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اس وقت اس تیسری صنف کو معاشرے میں کافی حد تک قبولیت مل چکی ہے لیکن اس کے باوجود بہت سارے پہلو آج بھی ایسی ہیں جن پر آج بھی آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔

ٹرانس فیمنزم میں ان (تیسری صنف) افراد کے حقوق کی پامالی کے معاملات کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس فیمنزم کے حامی افراد کا کہنا یہ ہے کہ جس طرح تاریخ میں ایک لمبے عرصے تک عورت کو اس کے بنیادی حقوق تک رسائی نہیں دی گئی اسی طرح آج اس تیسرے طبقے کو بھی انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہذا جس طرح عورت اپنے حقوق کے لئے جنگ لڑتی آئی ہے اور آج بھی اس کی وہ جنگ جاری ہے اسی طرح وہ اس تیسری صنف سے منسوب افراد کو بھی اپنی جنگ کا حصہ تصور کرتے ہیں۔

اس تیسری صنف میں جن طبقات کو شامل کیا جاتا ہے ان کا نام اور مختصر تعارف درج ذیل ہے:

- Lesbian

اس سے عام طور پر وہ عورت مراد ہے جو مرد کی بجائے عورت سے رومان یا جنسی میلان رکھتی ہوں یا خواہشمند ہو۔

- Gay

اس سے عام طور پر وہ مرد مراد ہے جو عورت کی بجائے مرد سے رومان یا جنسی میلان رکھتا ہو یا رکھنے کا خواہش مند ہو۔

- Bi sexual

ایسا فرد جو جنسی رومانوی طبعی اور روحانی طور پر ایک سے زیادہ اصناف میں دلچسپی لیتا ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کی یہ سب ایک ہی وقت، ایک ہی جگہ یا ایک ہی پیمانے پر ہو۔

- Transgender

ایک ایسا فرد جس کی اپنی ذاتی شناخت یا gender اس کے sex سے میل نہ کھاتے ہوں، جو پیدائش کے وقت اسے دیا گیا تھا۔

- Queer

یہ ایک کثیر الجہت اصطلاح ہے جو مختلف لوگوں کے مختلف طریقوں سے مختلف معنی رکھتی ہے۔ یعنی یہ ایک عام اصطلاح ہے جو queer مخالف جنس پسند (Heterosexual) لوگوں کے علاوہ سب کے لئے بولی جاتی ہے۔

- Questioning gender

وہ فرد جس سے اپنی جنسی رغبت اپنی ذاتی شناخت یا gender پر یقین نہ ہو یا اس کی دریافت میں ہو۔

- Intersex

یہ بھی ایک کثیر الجہت اصطلاح ہے۔ جو sex سے متعلق تین خصوصیات مثلاً کروموسومز، گرینیڈز، جنسی رطوبتوں وغیرہ میں اختلاف یا پیدائشی طور پر نہ ہونے کے باعث میل اور فیمیل کے علاوہ نام پاتے ہیں۔

- Asexual

ایسا فرد جو جنسی تعلقات یا رویے میں بالکل دلچسپی نہ رکھیں یا بہت کم رکھے۔ وہ کسی بھی قسم کے جنسی جذبات کو چاہے وہ طبعی ہو سماجی ہو یا رومانوی محسوس نہیں کرتا۔ یہ برہم چاری یعنی سماجی اور مذہبی روایات کے دباؤ میں ساری عمر کنوارہ رہنا اور اپنے جنسی جذبات کو خود مارنے سے الگ ہے۔ اس کا تعلق جنس سے ہے نہ کہ اپنی پسند پر۔

- Aromatic

ایسا فرد جو کسی بھی صنف سے انتہائی کم یا بالکل بھی رومانوی کشش نہ رکھے یعنی اس کو رومانوی رویہ یا تعلقات میں دلچسپی ہی نہ ہو۔

- Pan sexual

ایسا فرد جو صنفی شناخت رکھنے والے ہر طرح کے افراد کے ساتھ جنسی، رومانوی اور روحانی کشش رکھے۔

- Non binary

ایسا فرد جو مرد اور عورت کی ثنوی، صنفی شناخت پر پورا نہ اترے ان کیلئے یہ اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔

- A gender

ایسا فرد جو اصناف پر یقین نہیں رکھتا، جو مرد اور عورت کی صنفی پہچان کو نہیں مانتے اور جینڈر کے بغیر رہتے اور رہنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ مزید جنڈر لیس genderless معاشرے کی تشکیل دی جائے آئے۔

- Stud

ایسا مرد جو بلحاظ جنس مرد ہو لیکن جنسیت اور صنفی سماجی تشکیلی مباحث کے مطالعہ میں اسے عورت کے کردار دیے جائیں۔ تب یہ زیرِ مطالعہ فرد stud کہلاتا ہے۔

یہ تو تھا ٹرانس فیمنیزم کے ذریعے خواتین کی حمایت حاصل کرنے والے معاشرتی طبقات کا مختصر تعارف۔

جدید علوم و فنون اور فیمنزم کا باہمی تعامل

فیمنزم وقت کے ساتھ ساتھ جہاں مختلف اقسام میں تقسیم ہوتی جارہی ہے اسی طرح آج کے دور میں جدید علوم و فنون کے ساتھ وابستگی کی بنیاد پر بھی اس تحریک نے بہت سارے نظریات کو جنم دیا ہے۔ فیمنیزم نے فلسفہ، نفسیات، تاریخ، تحقیق اور فنونِ زندگی پر متنوع اخلاقی اور سیاسی زاویہ تشکیل دیے ہیں۔ تاریخ، معاشیات، قانون اور مذہب جیسے جدید اور قابلِ ذکر علوم کے ساتھ فیمنیزم کے تعامل کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

❖ **نسائیت اور نفسیات (Psychology and Feminism)**

نسائیت اور نفسیات کا رشتہ اول دن سے ہی قائم ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ فیمنسٹس کا ایک حلقہ تذکیر و تانیث کی بنیاد بدنی ساخت یا حیاتیاتی فرق کو نہیں قرار دیتا بلکہ وہ اسے نفسیاتی Conditioning سمجھتا ہے اور اس لیے مسئلہ کا حل بھی نفسیات کے ذریعے تلاش کرتا ہے۔[23]

❖ **نسائیت اور تاریخ (History and Feminism)**

ایک نسائی مؤرخ پر دو فرائض عائد ہوتے ہیں، اول تو یہ کہ وہ تاریخ کی نسائی نقطۂ نظر سے از سر نو تفہیم کرے۔ دوم یہ کہ وہ تاریخ کے کونے کھدروں سے عورتوں کے نام تلاش کرکے اور انہیں درست مقام دلانے کی کوشش کرے۔

یہ عام تجربے کی بات ہے کہ ہمارے مؤرخ بڑی آسانی کے ساتھ عورتوں کے نام حذف کر جاتے ہیں۔ آخر ہماری تاریخوں میں عورتوں کے نام نظر کیوں نہیں آتے؟ میر تقی میر نے نکات الشعر الکھتے ہوئے اپنی ہی گھر میں موجود شاعرہ کو نظر انداز کیوں کر دیا؟ نسائی مؤرخ ایسی خواتین کا کھوج لگاتے ہیں جنہیں مؤرخ نے محض اس لئے نظر انداز کر دیا کہ وہ عورتیں ہیں اور پھر یہ مؤرخ ان کی اہمیت اور مقام کا تعین بھی کرتے ہیں۔[24]

❖ **نسائیت اور مذہب (Religion and Feminism)**

مذہبی نسائی مکتبہ فکر مذہبی رسومات، آثار اور روایات کا مطالعہ نسائی نقطۂ نظر سے کرتا ہے۔ ایک طرف یہ دبستان مذہبی معاملات میں عورتوں کے کردار پر بحث کرتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ مذہبی معاملات میں عورت کا دخل بہت کم ہے۔ مذہبی رہنمائی کے لیے خواتین نہ ہونے کے برابر ہیں، ان کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیے۔ دوسری طرف ان کا خیال ہے کہ مذہب کی تشریح اور تفسیر پر بھی پدرسری سوچ حاوی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ مقدس تحریروں کی از سر نو تفہیم و تشریح کی جائے۔ ایسی تفہیم و تشریح جس کے پیچھے پدرسری معاشرے کی سیاست کا عمل دخل کم سے کم ہو۔ مذہبی فیمنسٹ کا خیال ہے کہ مذہبی تحریروں کی درست تشریح کی جائے تو اس کے ذریعے مساوات پر قائم معاشرے کا حصول ممکن ہے۔

❖ **نسائیت اور معاشیات (Economics and Feminism)**

علم معاشیات کے ساتھ بھی فیمنزم کا پرانا رشتہ ہے۔ عورتوں کی خود مختاری کا مسئلہ اٹھا تو محنت اور ملازمت کے مسائل بھی زیر بحث آئے۔ بعض افراد کا خیال ہے کہ عورت کی محکومی کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ جسمانی مشقت میں مرد کی برابری نہیں کر سکتی لہٰذا لیبر مارکیٹ میں مرد کی محکوم بن جاتی ہے اور بالآخر معاشرے میں بھی محکوم ہو جاتی ہے۔ یہاں نسائی ماہرین معاشیات جسمانی مشقت کے معیار اور پیمائش کا سوال اٹھاتے ہیں تو ساتھ ہی گھریلو کاموں کی قدر و قیمت کا مسئلہ بھی کھڑا ہوتا ہے۔ نسائی اکنامسٹ[25] (Feminist Economists) گھریلو کام کاج، کی تربیت اور ضعیفوں کی خدمت جیسے کام جو عورت بلا معاوضہ کرتی ہے، ان کی درست قدر و قیمت ادا کرنے پر زور دیتے ہیں۔

❖ **نسائیت اور قانون (Law and Feminism)**

قانون کا نسائی دبستانِ فکر قانون اور جنس (Gender) کے باہمی تعلق کا مطالعہ کرتا ہے۔ نسائی ماہر قانون ایسے قوانین کی تبدیلی کے لیے کوشش کرتے ہیں جو خواتین کے مفادات میں نہ ہوں۔ ان کا مقصد ایسے قوانین کی اصلاح یا ترمیم یا تنسیخ ہے جو پدری معاشرے کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

❖ **نسائیت اور سیاست (Politics and Feminism)**

نسائی سیاست کا تذکرہ پہلے بھی کیا جا چکا ہے ظاہر ہے کہ فیمنزم کی تحریک کا عملی رخ بڑی حد تک سیاسی رہا ہے۔ قوانین میں ترمیم، ووٹ کا حق اور دیگر مسائل کے حل کے لیے فیمنسٹ عملی سیاست میں قدم رکھتے رہے ہیں۔ پدر سری معاشرے کے قیام اور عورتوں کی محکومی کی وجوہات بھی کسی نہ کسی اعتبار سے ایک سیاسی عمل کا حصہ ہیں۔ اس لیے سیاسی آگہی اور عورتوں میں سیاسی شعور کی بیداری بھی فیمنسٹوں کی اہم ذمہ داری رہی ہے۔ یہی نہیں، سیاسی معاملات کی نسائی نقطہ نظر سے جانچ اور پرکھ بھی نسائی دبستانِ سیاست کا حصہ ہے۔

❖ نسائیت اور فلسفہ (Philosophy and Feminism)

نسائی فلاسفر ایک طرف فلسفیانہ نظریات کو نسائیت تحریک کے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں تو دوسری طرف نسائی نقطہ نظر سے مروجہ فلسفوں کو بھی پرکھتے ہیں۔

❖ نسائیت اور میڈیا (Media and Feminism)

نسائی تحریک اس امر سے بھی خصوصی تعلق رکھتی ہے کہ میڈیا عورت کا کیا تصور سماج کے سامنے پیش کرتا ہے۔ نسائی دبستان سے تعلق رکھنے والے فلمی نقاد اکثر شکایت کرتے ہیں کہ فلم اور ٹی وی پر عورت کو ایک تفریح بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ عموماً عورتوں کے کردار پدر سری معاشرے کے تصور کو تحفظ دیتے نظر آتے ہیں۔ وہ پردے پر ہیرو کی اور نتیجتاً ناظرین مردوں کی دلبستگی کا سامان بنا دی گئی ہیں۔ اس دبستان کا ایک فرض فلم اور ڈرامہ کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنا بھی ہے۔ فیمنسٹ پروڈیوسر یا ہدایات کار، نسائی موضوعات اور مسائل پر فلم بنا کر عوام کی رائے ہموار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

❖ نسائیت اور ادب (Literature and Feminism)

نسائیت اور ادب کا تعلق بھی روزِ اول سے قائم ہے۔ نسائی تحریک کی ابتدا اور فروغ میں سب سے پیش پیش ادیب خواتین رہیں۔ اس لیے ادب کے نسائی دبستانِ فکر میں نسائی تحریک کے مقاصد واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو ابتدا سے ہی نسائیت کی تحریک میں سائمن ڈی بووا اور ورجینیا وولف (جن کی کتب کا تذکرہ کیا جا چکا ہے) جیسی ادیب خواتین موجود ہیں۔ نسائی ادیب تخلیق اور تنقیدی دونوں میدانوں میں نسائیت (Feminism) کا اظہار کر سکتا ہے یعنی فیمنسٹ کی تخلیق میں بھی فیمنسٹ رویہ کا اظہار ہو سکتا ہے اور وہ ادب کا مطالعہ بھی نسائی نقطہ نظر سے کر سکتا ہے جسے نسائی تنقید (Feminist Criticism)[26] کا نام دیا جاتا ہے۔[27]

یہ چیدہ چیدہ شعبہ جات کا تذکرہ تھا۔ عالم گیریت کے اس عہد میں دنیا کے تمام علوم و فنون ایک دوسرے کو Overlap کر رہے ہیں۔ نتیجتاً نسائیت یا فیمنزم نے بھی دوسرے مکتبہ ہائے فکر اور مطالعاتی شعبہ جات سے تعلق قائم کر لیا ہے۔ دیگر علوم و نظریات نسائی مکتبہ فکر پر اثر انداز بھی ہو رہے ہیں اور اثر پذیر بھی مثلاً Queer Studies، Gender Studies, اور

Women Studies نے ایک علیحدہ سماجی علم کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ المختصر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک لمبے عرصے پہلے محض خواتین کے بنیادی حقوق کے حصول کے نام سے شروع ہونے والی یہ تحریک اب کوئی معمولی تحریک نہیں رہی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ہر دور کے مطابق خود کو تبدیل کیا ہے، اور بدلتے دور کے ساتھ ساتھ وقتی تقاضوں کے مطابق یہ مختلف انداز اپنا رہی ہے۔ دنیا میں کوئی علم یا تحریک صرف تب تک ہی لمبے عرصے کے لئے زندہ اور متحرک رہ سکتی ہے جب تک وہ بدلتے معاشرتی تقاضوں کو اپنا نہیں لیتی لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ فیمنیزم ان چند تحاریک میں سے ہے جس نے بدلتے وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالا اور بہت سارے معاملات اور علمیات کے شعبہ جات میں اپنے اہم اثرات مرتب کیے۔ پچھلی دو سے تین صدیوں میں فیمنزم پر لکھا جانے والا ضخیم لیٹریچر بھی اس چیز کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ محض معاشرے کے ایک مخصوص طبقے کے حقوق کے حصول کی تحریک نہیں رہی بلکہ علمیات کا ایک باقاعدہ شعبہ بن چکا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنے اندر مزید پختگی لاتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

[1] Cliff, Michelle: Women Warriors, USA, 1960, P: 26-31
[2] Amith, Barbara: The Reader's Companion to U.S Women's History, Houghton Mifflin, US, 1998, p: 337
[3] The National Black Feminist Organization (NBFO) was founded in 1973. The group worked to address the unique issues affecting black women in America
[4] Alexander, M. Jacqui and Lisa Albert: The Third Wave, New York, 2003, p: 91
[5] West, Rebecca. "Kinds of Feminism". University of Alabama in Huntsville.
[6] Blain, Virgina: Clement, Patrica; Grundy, Isobel: The Feminist Companion to Literature in English, New Haven, Yale University Press, 1990, p: 12-31
[7] Catharine MacKinnon, Towards a Feminist Theory of the State, Harvard University Press, Chicago
[8] Friedrich Engels, 1972 (1845), "The Origin of the Family, Private Property and the State, International Publishers, New York.
[9] Christine Di Stefano, Marxist Feminism, 15 September 2014 https://doi.org/10.1002/9781118474396.wbept0653
[10] Giardina, Carol (2010). Freedom for Women : Forging the Women's Liberation Movement, 1953–1970. University Press of Florida.
[11] Martins, Amanda (May 14, 2019). "Feminist Consciousness: Race and Class". Meeting Ground. Retrieved 15 September 2020
[12] Catharine MacKinnon, Towards a Feminist Theory of the State, Harvard University Press, Chicago
[13] S. Mills (1998), "Post-Colonial Feminist Theory in Contemporary Feminist Theories" edited by Jackson and Jones, Edinburgh University Press, Edinburgh, p: 98-112
[14] Kohlberg, L: Essays on Moral Development, Rutledge New York, 1984, p: 20-25
[15] Egalitarianism (from French égal 'equal'), or equalitarianism, is a school of thought within political philosophy that builds from the concept of social equality, prioritizing it for all

people. Egalitarian doctrines are generally characterized by the idea that all humans are equal in fundamental worth or moral status.

[16] Gerhard, Jane F: Second Wave Feminism, Rutledge, New York, 2001, p: 1-5

[17] Halfmann, Jost (1989). "Social change and political mobilization in West Germany". In Katzenstein, Peter (ed.). Industry and politics in West Germany: toward the Third Republic. Ithaca, N.Y: Cornell University Press. p. 79. ISBN 9780801495953. Quote: Equity-feminism differs from equality-feminism in the depth and scope of its strategic goals. A feminist revolution would pursue three goals, according to Herrad Schenk"

[18] Jackson, Stevi (May–August 2001). "Why a materialist feminism is (Still) Possible—and necessary". Women's Studies International Forum. 24 (3–4): 283–293.

[19] Davis, Debra Diane, Breaking Up [at] Totality: A Rhetoric of Laughter (Carbondale: Southern Ill. Univ. Press, 2000 (ISBN 0-8093-2228-5)), p. 141 n. 8 (brackets in title so in original) (author asst. prof. rhetoric, Univ. of Iowa).

[20] Hoff Sommers, Christina (1995). Who Stole Feminism? How Women Have Betrayed Women. New York: Touchstone/Simon & Schuster.

[21] McEwan, Cheryl (2001). "Postcolonialism, feminism, and development: intersections and dilemmas" (PDF). Progress in Development Studies. 1 (2): 93–111.

[22] Spivak, Gayatri Chakravorty (1981), "French Feminism in an International Frame", Yale French Studies, Feminist Readings: French Texts/American Contexts, Yale University Press (62): 154–184

[23] Barbara Johnson (2002), The Feminist Difference: Literature, Psychoanalysis, Race and Gender. Harvard University Press, Chicago

[24] Catharine MacKinnon, Towards a Feminist Theory of the State, Harvard University Press, Chicago

[25] Feminist economics is the critical study of economics and economies, with a focus on gender-aware and inclusive economic inquiry and policy analysis. Feminist economic researchers include academics, activists, policy theorists, and practitioners.

[26] Feminist criticism is concerned with "the ways in which literature (and other cultural productions) reinforce or undermine the economic, political, social, and psychological oppression of women"

[27] عظمیٰ فرمان، اردو ادب میں نسائی تنقید، سعید پبلی کیشنز: کراچی، اگست 2010ء، ص:20-24